بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹۴

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ — بشارت — عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم سہ شنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۶/۲۱	۷ امان ۱۳۴۶ھ ش ۲۵ ذیقعدہ ۱۳۸۶ھ ، ۷ مارچ ۱۹۶۷ء	نمبر ۴۹

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

تقوےٰ تمام دینی علوم کی کنجی ہے

انسان تقوےٰ کے سوا ان دینی علوم کو نہیں سیکھ سکتا

"قرآن شریف نے شروع میں ہی فرمایا ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ. پس قرآن شریف کے سمجھنے اور اس کے موافق ہدایت پانے کے لئے تقوےٰ ضروری اور اصل ہے۔ ایسا ہی دوسری جگہ فرمایا لَا يَمَسُّهٗۤ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ. دوسرے علوم میں یہ شرط نہیں۔ ریاضی، ہندسہ وہیئت وغیرہ میں اس امر کی شرط نہیں کہ سیکھنے والا ضرور متقی اور پرہیزگار ہو بلکہ خواہ کیسا ہی فاسق و فاجر ہو وہ بھی سیکھ سکتا ہے مگر علم دین میں خشک منطقی اور فلسفی ترقی نہیں کر سکتا اور اس پر وہ حقائق اور معارف نہیں کھل سکتے۔ جس کا دل خراب ہے اور تقوےٰ سے حصہ نہیں رکھتا اور پھر کہتا ہے کہ علوم دین اور حقائق اس کی زبان پر جاری ہوتے ہیں وہ جھوٹ بولتا ہے۔ ہرگز ہرگز اسے دین کے حقائق و معارف سے حصہ نہیں ملتا بلکہ دین کے لطائف و نکات کے لئے متقی ہونا شرط ہے جیسا کہ یہ فارسی شعر ہے ؎

عروس حضرتِ قرآں نقاب آنگہ بردارد
کہ دار الملک معنی را کند خالی ز ہر غوغا

جب تک یہ پیدا نہ ہو اور دار الملک معنی خالی نہ ہو، وہ غوغا کیا ہے؟ یہی فسق و فجور دنیا پسندی ہے۔ ہاں یہ جدا امر ہے کہ چور کی طرح (دوسروں کی باتیں لے کر) کہہ دے۔ لیکن جو روح القدس سے بولتے ہیں وہ بجز تقوےٰ کے نہیں بولتے۔ یہ خوب یاد رکھو کہ تقوےٰ تمام دینی علوم کی کنجی ہے۔ انسان تقوےٰ کے سوا ان کو نہیں سیکھ سکتا۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے الٓمّٓ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ یہ کتاب تقوےٰ کرنے والوں کو ہدایت کرتی ہے اور وہ کون ہیں اَلَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ جو غیب پر ایمان لاتے ہیں۔ یعنی ابھی وہ خدا نظر نہیں آتا اور پھر نماز کو کھڑی کرتے ہیں۔ یعنی نماز میں ابھی پورا سرور اور ذوق پیدا نہیں ہوتا تاہم بے لطفی اور بے ذوقی اور وساوس میں ہی نماز قائم کرتے ہیں۔ اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے ہم میں سے کچھ خرچ کرتے ہیں اور جو کچھ تجھ پر یا تجھ سے پہلے نازل کیا گیا ہے اس پر ایمان لاتے ہیں۔"

(ملفوظات جلد نہم ۱۵۱، ۱۵۲)

اخبار احمدیہ

—• ربوہ ۶ مارچ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے پہلے کی نسبت اچھی ہے۔ احباب جماعت صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

—• ربوہ ۶ مارچ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کو پرسوں پھر بخار ہو گیا تھا۔ کل طبیعت نسبتاً بہتر رہی۔ کمزوری بہت ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ کے ساتھ بالالتزام دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالےٰ حضرت سیدہ موصوفہ کو اپنے فضل و کرم سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین اللّٰھم آمین۔

—• کراچی (بذریعہ تار)۔ حضرت سیدہ ام متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ اور حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ مورخہ ۳ مارچ کو ربوہ سے بخیریت کراچی پہنچ گئیں۔ انہوں نے اسی روز لجنہ اماء اللہ کراچی کے اجلاس میں شرکت فرمائی۔ نیز لجنہ اماء اللہ ناظم آباد کا معائنہ فرمایا۔

—• ربوہ ۶ مارچ۔ محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب جج عالمی عدالت ربوہ میں دو روز قیام فرمانے کے بعد کل مورخہ ۵ مارچ ربوہ سے بذریعہ موٹر کار واپس لاہور تشریف لے گئے۔ وہاں سے آپ نے اگلے روز بذریعہ ہوائی جہاز کراچی تشریف لے جانا تھا۔ پھر کراچی سے آپ راستہ میں قیام فرماتے ہوئے انگلستان واپس تشریف لے جائیں گے۔ آپ نے اس مرتبہ پاکستان میں تین ماہ سے کچھ زائد عرصہ قیام فرمایا۔ اس دوران میں آپ متعدد بار ربوہ تشریف لائے اور جنوری ۱۹۶۷ء کے آخر میں جلسہ سالانہ میں شرکت کی سعادت بھی حاصل کی۔

مورخہ ۴ مارچ کو ربوہ تشریف لانے کے بعد آپ نے اسی روز تعلیم الاسلام کالج تعلیم الاسلام ہائی سکول اور جامعہ احمدیہ میں تشریف لے جا کر وہاں مختلف علمی اور تربیتی موضوعات پر طلباء سے خطاب فرمایا۔ اور ان کے سوالوں کے جواب دیئے۔ مورخہ ۵ مارچ کو لاہور واپس تشریف لے جانے سے قبل آپ نے فضل عمر فاؤنڈیشن کے دفتر میں تشریف لے جا کر بورڈ آف ڈائریکٹرز کے اجلاس کی صدارت فرمائی۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ محترم چوہدری صاحب موصوف کا سفر و حضر میں حافظ و ناصر ہو۔ اور آپ بخیر و عافیت منزل مقصود پر پہنچیں۔ آمین

—• حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ "امانت فنڈ تحریک جدید میں روپیہ جمع کرانا فائدہ بخش بھی اور خدمت دین بھی۔" (دفتر امانت تحریک جدید)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ

۷ مارچ سنہ ۱۹۶۷ء

یہ تو خود اندھی ہے گر نیّرِ الہام نہ ہو!

۲

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آسمانی نشانوں پر زور دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ انبیاء علیہم السلام کو بیّنات اسی لئے عطا کرتا ہے تا کہ ان کے ذریعہ انسان اللہ تعالیٰ کے وجود کو پا جائے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سینکڑوں نشانات دکھلائے ہیں آپؑ کی بہت سی پیشگوئیاں ہم اپنی آنکھوں سے پوری ہوتے دیکھتے ہیں۔ ان میں سے مشہور مصلح موعود کی پیشگوئی ہے۔ پھر آپ کی ایک عظیم الشان پیشگوئی وہ ہے جس میں آپؑ نے دنیا کے ان واقعات کا علم دیا ہے جو ہم اپنی آنکھوں سے ۱۹۱۴ء سے دیکھ رہے ہیں ۱۹۰۷ء میں آپ کی تصنیف 'حقیقۃ الوحی' شائع ہوئی تھی۔ نشان ۱۰۷ میں آپؑ فرماتے ہیں :-

"اے یورپ تُو بھی امن میں نہیں اور اے ایشیا تُو بھی محفوظ نہیں اور اے جزائر کے رہنے والو کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا۔ میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں۔ وہ واحد یگانہ ایک مدت تک خاموش رہا اور اس کی آنکھوں کے سامنے مکروہ کام کئے گئے اور وہ چپ رہا مگر اب وہ ہیبت کے ساتھ اپنا چہرہ دکھلائے گا جس کے کان سننے کے ہوں سُنے کہ وہ وقت دور نہیں۔ میں نے کوشش کی کہ خدا کی امان کے نیچے سب کو جمع کروں پر ضرور تھا کہ تقدیر کے نوشتے پورے ہوتے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس ملک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے نوح کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آ جائے گا اور لوط کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لوگے۔ مگر خدا غضب میں دھیما ہے توبہ کرو تا تم پر رحم کیا جائے جو خدا کو چھوڑتا ہے وہ ایک کیڑا ہے نہ کہ آدمی اور جو اس سے نہیں ڈرتا وہ مُردہ ہے نہ کہ زندہ۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۵۶)

۱۹۱۴ء سے لے کر آج تک کی تاریخ عالم پر نظر ڈالئے اور پھر اس پیشگوئی کے الفاظ پڑھیے کیا ایک ایک لفظ اٹل ثابت نہیں ہوا؟ کیا واقعات عالم اس ترتیب سے ظہور پذیر نہیں ہوئے جس ترتیب سے اس عبارت میں بیان کئے گئے ہیں۔ پیشگوئی اس وقت کی گئی تھی جب ان باتوں کا نام و نشان بھی نہیں تھا۔ دُنیا سے ایک دور افتادہ گاؤں میں بیٹھکر ایک انسان ان واقعات کی ایسی تصویر کھینچتا ہے جو کئی سال بعد شروع ہونے والے تھے کیا یہ عظیم الشان نشان نہیں ہے! کیا یہ سارا فتنہ یورپ سے نہیں شروع ہوا۔ کیا ایشیا اس سے محفوظ رہا اور کیا جاپان کا مصنوعی خدا جاپان کی کوئی مدد کر سکا!

قرآن کریم سے ایک پادری صاحب کا غلط استنباط

(سلسلہ کے لئے دیکھیں الفضل مورخہ ۴ مارچ ۱۹۶۷ء)

بعث بعد الموت کا عقیدہ اسلام میں لازمی ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

كَيْفَ تَكْفُرُونَ بِاللّٰهِ وَكُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْيَاكُمْ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيكُمْ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ۝ (البقرہ ۲۹)

یعنی تم اللہ تعالیٰ کا کس طرح انکار کر سکتے ہیں حالانکہ پہلے تم مردے تھے تو اس نے تم کو زندہ کیا پھر وہ تم کو مارے گا اور پھر تم کو زندہ کرے گا پھر تم اس کی طرف واپس جاؤ گے۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :

رَبَّنَا اَمَتَّنَا اثْنَتَيْنِ وَاَحْيَيْتَنَا اثْنَتَيْنِ فَاعْتَرَفْنَا بِذُنُوبِنَا فَهَلْ اِلٰى خُرُوجٍ مِّنْ سَبِيلٍ ۝ (المؤمن ۱۲)

یعنی اے ہمارے رب تو نے ہمیں دو دفعہ مارا اور دو دفعہ زندہ کیا اب ہم اپنے گناہوں کے قائل ہو گئے ہیں۔ پس کیا نکلنے کا اب بھی کوئی راستہ ہے؟

ان آیات بینات سے واضح ہے کہ قرآنی عقیدہ کے مطابق تو ہر انسان مر کر جی اٹھتا ہے اس میں حضرت یحییٰ علیہ السلام اور حضرت مسیح علیہ السلام کی کوئی تخصیص نہیں۔ اس لئے پادری صاحب کا سورہ مریم کی ۳۴ آیہ کریمہ سے یہ نتیجہ نکالنا کہ قرآن کریم میں مسیح ناصری علیہ السلام کی صلیبی موت کا ذکر ہے جس کے بعد آپ عیسائی عقیدہ کے مطابق جی اٹھے سراسر غلط ہے۔ (باقی)

حدیث النبیؐ

اَفَاَحُجُّ عَنْہُ

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال کان الفضل ابن العباس ردیف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجاءت امراۃ من خثعم فجعل الفضل ینظر الیہا وتنظر الیہ وجعل النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصرف وجہ الفضل الی الشق الاٰخر فقالت یا رسول اللہ ان فریضۃ اللہ علی عبادہ فی الحج ادرکت ابی شیخا کبیرا لا یثبت علی الراحلۃ افاحج عنہ قال نعم

ترجمہ :- ابن عباس کہتے ہیں کہ فضل بن عباسؓ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ردیف تھے۔ کہ قبیلہ خثعم کی ایک عورت آئی تو فضل اس کی طرف دیکھنے لگے اور وہ فضل کی طرف دیکھنے لگی اس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فضل کا مونہہ دوسری طرف پھیر دیا۔ اس عورت نے پوچھا یا رسول اللہ! اللہ کے فرض نے جو حج کے بارے میں اس کے بندوں پر فرض ہے میرے بوڑھے باپ کو پایا ہے (یعنی اس پر حج فرض ہو چکا ہے) مگر وہ سواری پر جم نہیں سکتے کیا میں ان کی طرف سے حج کروں؟ آپ نے فرمایا "ہاں"۔

(بخاری باب وجوب الحج)

صلح و امن و سلام لائے ہیں

مصطفیٰ کا پیام لائے ہیں!
ہم خُدا کا کلام لائے ہیں!
جس کی دُنیا ہے دیر سے پیاسی
آبِ زمزم کا جام لائے ہیں
سارے داموں سے کر دے جو آزاد
وہ محبت کا دام لائے ہیں
خیر مقدم کرو ہمارا کہ ہم
صلح و امن و سلام لائے ہیں
حیوانیت کے دَور میں تنویرؔ
"انساں" کا احترام لائے ہیں!

م

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور اسلام کی صداقت کا ایک چمکتا ہوا نشان

پنڈت لیکھرام کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عظیم الشان پیشگوئی

(مکرم مولوی رشید احمد صاحب چغتائی شاہد سابق مبلغ بلادِ عربیہ ربوہ)

سیدنا حضرت میرزا غلام احمد مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے اسلام کی تائید و نصرت اور اس کی نشأۃ ثانیہ اور دیگر ادیان پر اس کے غلبہ و شان کے اظہار کے لئے مبعوث فرمایا اور آپ کے ہاتھ پر صداقتِ اسلام کے عظیم الشان بے شمار نشان ظاہر کئے۔ جو جمالی اور جلالی ہر دو قسم کے تھے۔ ان روشن نشانوں میں سے ایک غیر معمولی جلالی نشان ۶ مارچ ۱۸۹۷ء کو ظہور پذیر ہوا۔ ... اس تاریخی دن میں ایک دنیا نے حق و باطل کے درمیان آسمانی فیصلہ کو مشاہدہ کیا جب خدا تعالیٰ نے ایک زبردست قہری تجلی کا اظہار کیا اور ایک بدترین دشمنِ اسلام کو عبرت ناک سزا کے ساتھ اس دنیا سے نابود کیا۔

ہندومت کے آریہ سماجی فرقہ کی طرف سے جو مسلمانوں کی عام مذہبی اور اخلاقی بگڑی ہوئی حالت کو دیکھ کر انہیں اسلام سے برگشتہ اور مرتد کرنے کے خواب دیکھنے لگا تھا اور اس کے مذہبی اور سرکردہ لیڈر اسلام اور بانیٔ اسلام صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف لغو اعتراضات اور دریدہ دہنی میں بے باک ہو رہے تھے ان میں سے ایک شخص پنڈت لیکھرام بھی تھا جو قرآنِ پاک، اسلام اور بانیٔ اسلام حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے جاں نثار خادمِ اسلام حضرت مسیح موعود میرزا غلام احمد علیہ السلام کے خلاف اپنی بدزبانی شوخی۔ استہزاء اور گستاخی میں حد درجہ بڑھتے ہوئے حضرت مسیح موعودؑ کے مقابل آ کر آسمانی نشان دکھانے کا طالب ہوا۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کہ جن کی بعثت کا مقصد ہی اسلام کی سچائی کو دنیا میں آشکارا کرنا اور اپنے آقا افضل الرسل سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ پر نازل شدہ الہامی مقدس کتاب قرآن پاک کی عظمت و شان کو ظاہر کرنا تھا پنڈت لیکھرام کے ایسے نہایت گستاخانہ رویہ پر خاموش نہیں رہ سکتے تھے۔ چنانچہ آپؑ نے اس کے خلاف دعا کی۔ اور ظاہر ہے کہ یہ مذہبی اور روحانی مقابلہ محض دو شخصوں کے درمیان نہیں بلکہ حق و باطل کے درمیان تھا جس میں اللہ تعالیٰ نے اسلام کے فتح نصیب جرنیل حضرت میرزا غلام احمد قادیانی کے مدِ مقابل غیر مسلموں کے نامی پہلوان کو شکست اور عبرت کا دائمی نشان بنا کر رکھ دیا اس طرح پنڈت لیکھرام اپنے دردناک انجام کے ساتھ اپنی قوم اور دنیا کے لئے اسلام کی سچائی پر مہرِ تصدیق ثبت کر گیا۔

پنڈت لیکھرام کا مختصر تعارف

پنڈت لیکھرام کے آباؤ اجداد کہوٹہ ضلع راولپنڈی کے رہنے والے تھے۔ اُن کے پردادا مہتہ نردھان نے اپنے اس آبائی مقام کو چھوڑ کر "سید پور" تحصیل چکوال ضلع جہلم میں اپنے سسرال کے ہاں بود و باش اختیار کر لی تھی۔ پنڈت لیکھرام کی پیدائش اپنی ننہیال موضع "سید پور" مذکور میں ۸ چیت سمت ۱۹۱۵ بکرمی مطابق ۱۸۵۸ء میں ہوئی۔ اس کے باپ کا نام تارا سنگھ تھا۔ لیکھرام، طوطا رام اور بانک رام تین بھائی تھے پنڈت لیکھرام بچپن ہی سے شوخ اور آزاد طبیعت شخص تھا۔ اپنے استادوں کو تنگ کیا کرتا تھا۔ اس نے اپنے چچا گنڈا رام کی سرپرستی میں پرورش پائی۔ چند سال کی تعلیم کے بعد ۱۷۔۱۸ سال کی عمر میں ۱۸۷۶ء کے قریب پنڈت لیکھرام پولیس میں بھرتی ہو کر پشاور کے علاقہ میں جہاں اس کے چچا تھے قریب سات سال ملازمت میں رہا جس میں متعدد مرتبہ معطل و درجہ سے نیچے گرایا گیا کیونکہ "... پنڈت لیکھرام کی طبیعت شروع سے ہی حد درجہ آزاد تھی۔ ... افسران سے ان کی نہیں بنتی تھی" بالآخر نومبر ۱۸۸۴ء میں ملازمت چھوڑ کر پشاور سے لاہور آریہ سماج میں پہنچ گیا۔ اور آریہ سماج کا اپدیشک بن گیا۔ اس دوران جب وہ فیروز پور میں "آریہ گزٹ" ہفتہ وار اخبار میں ایڈیٹر کے طور پر کام کرتا تھا اسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصانیف مطالعہ کرنے کا موقع ملا اور پھر اس نے حضورؑ سے خط و کتابت شروع کر دی۔

(تلخیص از جیون چرتر و دیباچہ کلیات آریہ مسافر)

پنڈت لیکھرام کی طرف سے آسمانی نشان کا مطالبہ

مذکورہ خط و کتابت میں پنڈت لیکھرام نے بڑی شوخی سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو لکھا کہ

"آسمانی نشان تو دکھا دیں
اگر بحث کرنا نہیں چاہتے تو
رب العرش خیر الماکرین سے
میری نسبت کوئی آسمانی نشان
تو مانگیں تا فیصلہ ہو۔"

(بحوالہ استفتاء صٓ)

اس بات ہی سے اس شخص کی طرزِ تحریر اور اس کے کردار اور اخلاق کا اندازہ بآسانی ہو جاتا ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ کے خلاف اس کے تصنیف کردہ رسالوں یعنی "نسخہ خبطِ احمدیہ" اور "تکذیب براہین احمدیہ" وغیرہ کے نام تک اس کی شوخی۔ بے ادبی اور گستاخی کے آئینہ دار ہیں۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کے مطالبۂ نشان پر جواباً تحریر فرمایا کہ:۔

"جناب پنڈت صاحب! آپکا
خط میں نے پڑھا۔ آپ یقیناً
سمجھیں کہ ہمیں نہ بحث سے
انکار ہے اور نہ نشان
دکھلانے سے مگر آپ
سیدھی نیت سے طلب حق
نہیں کرتے۔ ... آپ کی زبان
بدزبانی سے رُکتی نہیں۔ آپ
لکھتے ہیں کہ اگر بحث کرنا
نہیں چاہتے تو رب العرش
خیر الماکرین سے میری نسبت
کوئی آسمانی نشان مانگیں۔
یہ کس قدر ہنسی ٹھٹھے کے کلمے
ہیں۔ گویا آپ اُس خدا پر
ایمان نہیں لاتے جو بے باکوں
کو تنبیہہ کر سکتا ہے۔ ..."

(استفتاء صٓ ۸۔۹)

پنڈت لیکھرام آریہ سماج کی طرف سے حضرت مسیح موعود میرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کے مقابل اس دعوے کے ساتھ آیا کہ اسلام سچائی سے خالی ہے اور بانیٔ اسلام حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم راستباز اور سچے نبی نہ تھے (نعوذ باللہ) اور یہ کہ ساری سچائیوں کا سرچشمہ وید ہیں۔ اور وید کے رشیوں کے بعد دنیا میں کوئی سچا نبی پیدا نہیں ہوا اور اب نجات پانے کا واحد ذریعہ ویدک دھرم کا قبول کرنا ہے۔ چنانچہ پنڈت لیکھرام نے پرمیشر کے حضور سچے فیصلہ کے لئے (حضرت میرزا غلام احمد علیہ السلام کے خلاف) جو دعائے مباہلہ کی اُس کے بعض درج ذیل فقرات سے اس کی دیگر اہلِ مذاہب اور بالخصوص قرآن مجید اور سرورِ کائنات حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف بے ادبی و بدزبانی و گستاخی مزید آشکار ہوتی ہے۔ اس نے لکھا:۔

پنڈت لیکھرام کی طرف سے دعائے مباہلہ

"۔۔۔۔ وید ہی سب سے کامل اور مقدس ساگیان کی پستک ہیں۔ ۔۔۔۔ آریہ ورت سے باہر جو بقول مسلمانوں کے ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر ۵ ۔ ۶ ہزار سال میں آئے ہیں اور تورات ۔ زبور ۔ انجیل ۔ قرآن وغیرہ کتب لائے ہیں ۔ میں دلی یقین سے ان پستکوں کے مطالعہ کرنے سے اور سمجھنے سے ..... ان کی تمام مذہبی ہدایتوں کو بناوٹی اور جعلی، اصلی الہام کے بدنام کرنے والی تحریریں خیال کرتا ہوں ۔۔۔۔ جس طرح میں ویدوں کی راستی کے خلاف باتوں کو غلط سمجھتا ہوں ایسا ہی میں قرآن اور اس کے اصولوں و تعلیموں کو جو وید کے مخالف ہیں ان کو غلط اور جھوٹ جانتا ہوں۔ لیکن میرا دوسرا فریق مرزا غلام احمد ہے وہ قرآن کو

خدا کا کلام جانتا ہے۔ اور اسکی سب تعلیموں کو صحیح اور درست سمجھتا ہے جس طرح میں قرآن وغیرہ کو پڑھ کر غلط سمجھتا ہوں ویسے وہ بغیر پڑھے یا دیکھے ویدوں کو غلط سمجھتا ہے۔

اے پرمیشر! ہم دونوں میں سچا فیصلہ کر۔ ۔ ۔ ۔ کیونکہ کاذب صادق کی طرح کبھی تیرے حضور میں عزت نہیں پاسکتا۔ راقم آپ کا ازلی بندہ لیکھرام شرما سبھاسد آریہ سماج پشاور"

(نسخہ خبط احمدیہ ص۳۴۴ مشمولہ کلیات آریہ مسافر ص۴۹۵)

غرض پنڈت لیکھرام جب اپنی شوخیوں اور بدزبانیوں سے رُک جانے کی بجائے ان میں بڑھتے ہی گئے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا تعالیٰ کے حضور دعا کی تو آپؑ کو اس کے ہیبت ناک انجام کی خبر دی گئی تاہم ایسی خبر شائع کرنے سے قبل حضور اقدس نے پنڈت لیکھرام وغیرہ مخالفین کو موقع دیا اور لکھا کہ "۔ ۔ ۔ اگر کسی صاحب پر کوئی ایسی پیشگوئی شاق گزرے تو وہ مجاز ہیں کہ یکم مارچ ۱۸۸۶ء سے یا اُس تاریخ سے جو کسی اخبار میں پہلی دفعہ یہ مضمون شائع ہو ٹھیک ٹھیک دو ہفتہ کے اندر اپنی دستخطی تحریر سے مجھ کو اطلاع دیں تا وہ پیشگوئی جس کے ظہور سے وہ ڈرتے ہیں اندراج رسالہ (سراج منیر۔ ناقل) سے علیحدہ رکھی جاوے۔ ۔ ۔"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس ضمن میں خاص طور پر اس تحریر میں بعض کے نام بھی درج فرماتے ہوئے لکھا۔

"جیسے منشی اندرمن صاحب مراد آبادی وپنڈت لیکھرام صاحب پشاوری وغیرہ جن کی قضاء وقدر کے متعلق غالباً اس رسالہ میں بقید وقت وتاریخ کچھ تحریر ہوگا۔ ۔ ۔ ۔"

(ضمیمہ اخبار ریاض ہند امرتسر مطبوعہ یکم مارچ ۱۸۸۶ء جسے حضورؑ نے آئینہ کمالات اسلام کے آخری صفحات پر بھی درج کر کے شائع فرما دیا ہوا ہے)

پنڈت لیکھرام کی شوخی

پنڈت لیکھرام نے بڑی بے باکی اور استہزاء کی راہ اختیار کرتے ہوئے جواباً لکھ بھیجا کہ میری نسبت جو پیشگوئی چاہو شائع کرو۔ اس ضمن میں اُس نے "اشتہار اوّل" کے عنوان سے مزید لکھا کہ :۔

"آپ کی علتِ غائی یہ ہے کہ لوگ ڈر کر آپ کی طرف رجوع لاویں اور بھینٹ چڑھاویں۔ اور تحریریں بھیج دیں۔ آپ سے کوئی نہیں ڈرتا۔ بے شک دل کھول کر درج کیجئے۔ اِدھر ہمارا شعلۂ طُور تیار رہتا ہے ہم بھی اپنا الہام سنائیں گے اور غیب کی باتیں بتائیں گے۔"

(کلیات آریہ مسافر ص۴۹۵)

علاوہ ازیں پنڈت لیکھرام نے حضرت مسیح موعودؑ کے مذکورہ اشتہار میں سے بعض فقرات درج کر کے اُن پر تنقید کرتے ہوئے لکھا کہ :۔

"اگر صرف مخالفوں کی ہی نسبت دریدہ دہنی کی تو پھر ہمارے حملے بھی آپ جانتے ہی ہیں۔ قبر تک بھی پیچھا چھوٹنا مشکل ہوگا۔ ۔ ۔ یہ آپ کی پبلک کو صاف دھوکہ دہی ہے۔ آپ میں یہ قدرت ہرگز نہیں کہ کسی کے بارے میں صریح خبر بقید تاریخ و وقت لکھ سکیں۔"

(کلیات آریہ مسافر ص۴۹۲)

لیکھرام کے متعلق حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئی

سیدنا حضرت مسیح موعودؑ نے پنڈت لیکھرام کے متعلق خدا تعالیٰ سے علم پا کر جو پیشگوئی فرمائی وہ حضورؑ کے الفاظ میں درج ذیل ہے :۔

۱۔ "لیکھرام پشاوری کی نسبت ایک پیشگوئی"

"واضح ہو کہ اس عاجز نے اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں جو اس کتاب کے ساتھ شامل کیا گیا تھا اندرمن مراد آبادی اور لیکھرام پشاوری کو اس بات کی دعوت کی تھی کہ اگر وہ خواہشمند ہوں تو اُن کی قضاء و قدر کی نسبت بعض پیشگوئیاں شائع کی جائیں۔ سو اس اشتہار کے بعد اندرمن نے تو اعراض کیا اور کچھ عرصہ کے بعد فوت ہوگیا لیکن لیکھرام نے بڑی دلیری سے ایک کارڈ اس عاجز کی طرف روانہ کیا کہ میری نسبت جو پیشگوئی چاہو شائع کردو میری طرف سے اجازت ہے۔ سو اس کی نسبت جب توجہ کی گئی تو اللہ جلّ شانہٗ کی طرف سے یہ الہام ہوا :۔

عِجْلٌ جَسَدٌ لَّهٗ خُوَارٌ

لَهٗ نَصَبٌ وَّعَذَابٌ

یعنی یہ صرف ایک بے جان گوسالہ ہے جس کے اندر سے ایک مکروہ آواز نکل رہی ہے اور اس کے لئے ان گستاخیوں اور بدزبانیوں کے عوض میں سزا اور رنج اور عذاب مقدر ہے جو ضرور اس کو مل کر رہے گا۔

اور اس کے بعد آج جو ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء روز دوشنبہ ہے اس عذاب کا وقت معلوم کرنے کے لئے توجہ کی گئی تو خداوند کریم نے مجھ پر ظاہر کیا کہ آج کی تاریخ سے جو بیس فروری ۱۸۹۳ء ہے چھ برس کے عرصہ تک یہ شخص اپنی بدزبانیوں کی سزا میں یعنی اُن بے ادبیوں کی سزا میں جو اس شخص نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حق میں کی ہیں عذابِ شدید میں مبتلا ہو جائے گا۔

سو اب میں اس پیشگوئی کو شائع کر کے تمام مسلمانوں اور آریوں اور عیسائیوں اور دیگر فرقوں پر ظاہر کرتا ہوں کہ اگر اس شخص پر چھ برس کے عرصہ میں آج کی تاریخ سے کوئی ایسا عذاب نازل نہ ہوا جو معمولی تکلیفوں سے نرالا اور خارق عادت اور اپنے اندر الٰہی ہیبت رکھتا ہو تو سمجھو کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں اور نہ اسکی روح سے میرا یہ نطق ہے اور اگر میں اس پیشگوئی میں کاذب نکلا تو ہر ایک سزا کے بھگتنے کے لئے میں تیار ہوں اور اس بات پر راضی ہوں کہ مجھے گلے میں رسہ ڈال کر کسی سولی پر کھینچا جائے اور باوجود میرے اس اقرار کے یہ بات بھی ظاہر ہے کہ کسی انسان کا اپنی پیشگوئیوں میں جھوٹا نکلنا خود تمام رسوائیوں سے بڑھ کر رسوائی ہے۔ زیادہ اس سے کیا لکھوں۔

واضح رہے کہ اس شخص نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی سخت بے ادبیاں کی ہیں جن کے تصور سے بھی بدن کانپتا ہے۔ اس کی کتابیں عجیب طور کی تحقیر اور توہین اور دشنام دہی سے بھری ہوئی ہیں۔ کون مسلمان ہے جو ان کتابوں کو سنے اور اس کا دل اور جگر ٹکڑے ٹکڑے نہ ہو۔ ۔ ۔" خاکسار میرزا غلام احمد از قادیان ضلع گورداسپور ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء۔" (از اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء مشمولہ آئینہ کمالاتِ اسلام)

اسی طرح اس ضمن میں حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے اپنے فارسی قصیدہ کے آخری اشعار میں لیکھرام کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف بدزبانیوں کے سبب متنبہ کرتے ہوئے فرمایا :۔

اَلا اے دشمنِ نادان و بے راہ
بترس از تیغ بُرّانِ محمدؐ

(۲) مذکورہ بالا اشتہار کے ڈیڑھ ماہ بعد لیکھرام کے بارے میں خدا تعالیٰ کی طرف سے جو مزید انکشافات ہوئے حضور اقدسؑ نے وہ ایک اشتہار میں شائع فرمائے جسے حضورؑ نے اپنی کتاب برکات الدعا میں درج فرما دیا ہوا ہے۔ چنانچہ حضورؑ نے لکھا کہ :۔

"لیکھرام پشاوری کی نسبت ایک اور خبر"

"آج جو ۲ اپریل ۱۸۹۳ء مطابق ۱۴ ماہ رمضان ۱۳۱۰ھ ہے صبح کے وقت تھوڑی سی غنودگی کی حالت میں میں نے دیکھا کہ میں ایک وسیع مکان میں بیٹھا ہوا ہوں اور چند دوست بھی میرے پاس موجود ہیں اتنے میں ایک شخص قوی ہیکل مہیب شکل۔ گویا اس کے چہرہ پر سے خون ٹپکتا ہے میرے سامنے آکر کھڑا ہوگیا۔ میں نے نظر اُٹھا کر دیکھا تو مجھے معلوم ہوا کہ وہ ایک نئی خلقت اور شمائل کا شخص ہے۔ گویا انسان نہیں، ملائک شداد غلاظ میں سے ہے اور اس کی ہیبت دلوں پر طاری تھی۔ اور میں اس کو دیکھتا ہی تھا کہ اس نے مجھ سے پوچھا کہ لیکھرام کہاں ہے اور ایک اور شخص کا نام لیا کہ وہ کہاں ہے تب میں نے اس وقت سمجھا کہ یہ شخص لیکھرام اور اُس دوسرے شخص کی سزا دہی کے لئے مامور کیا گیا ہے مگر مجھے معلوم نہیں رہا کہ وہ دوسرا شخص کون ہے ہاں یہ یقینی طور پر یاد رہا ہے کہ وہ دوسرا شخص انہی چند آدمیوں سے تھا جن کی نسبت میں اشتہار دے چکا ہوں۔ اور یہ یکشنبہ کا دن اور چار بجے صبح کا وقت تھا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔"

(برکات الدعا)

(۳) پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتاب "کرامات الصادقین" میں جو اگست ۱۸۹۳ء میں شائع ہوئی لیکھرام کی نسبت خدا تعالیٰ کی طرف سے مقرر شدہ چھ سالہ میعاد کا ذکر اس کے آخری صفحہ پر فرمایا نیز کتاب کے چوتھے قصیدہ میں حضورؑ نے یہ شعر بھی درج فرمایا کہ :۔

"وبشّرنی ربّی وقال مبشرًا
ستعرف یوم العید والعید اَقربُ"

یعنی خدا تعالیٰ نے مجھے لیکھرام کی موت کی نسبت خبر دیتے ہوئے بتایا کہ اس کی بابت پیشگوئی کے ظہور کی خوشی کا دن عید کے دن سے قریب تر ہوگا۔

(۴) اسی طرح آپؑ کے الہام میں یہ الفاظ ہیں کہ

"یقضٰی امرہٗ فی ستٍّ"

یعنی چھ میں اس کا کام تمام کیا جائے گا۔

(تذکرہ طبع دوم ص۲۳۴ در الہامات ۱۸۹۳ء واستفتاء اردو ص۱۴ حاشیہ)

حضورؑ کی پیشگوئی کا خلاصہ یہ ہے کہ :۔

۱۔ پنڈت لیکھرام کو اپنی گستاخیوں اور شوخیوں کے عوض سخت دکھ دہ عذاب پہنچے گا۔

۲۔ اس کا عبرت ناک واقعہ چھ برس کے ظہور پذیر ہوگا۔

۳۔ مقررہ دن :۔ اس نشان کے ظاہر ہونے کا دن عید کے ساتھ ملا ہوگا۔

۴۔ تلوار کا نشانہ بن کر اپنے دردناک انجام کو پہنچے گا۔

۵۔ اس کے واقعۂ ہلاکت کو چھ کے عدد سے خاص نسبت ہوگی۔

۶۔ لیکھرام کے ساتھ گوسالہ سامری کا سا سلوک ہوگا جو یہ تھا کہ اسکے ٹکڑے ٹکڑے کر دئے گئے تھے اور پھر جلا کر اسکی راکھ دریا بُرد کردی گئی تھی۔ (باقی)

علمِ دین کی اہمیت و عظمت

(مکرم ملک محمد سلیم صاحب جامعہ احمدیہ ربوہ)

(۲)

حدیث میں علماء کو انبیاء (کے علم و اخلاق) کا وارث قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ آتا ہے:۔

عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من سلک طریقاً یبتغی فیہ علماً سھل اللہ لہ طریقاً الی الجنۃ وان الملٰئکۃ لتضع اجنحتھا لطالب العلم رضاً بما صنع، وان العالم لیستغفر لہ من فی السمٰوات ومن فی الارض حتی الحیتان فی الماء، فضل العالم علی العابد کفضل القمر علی سائر الکواکب وان العلماء ورثۃ الانبیاءؑ وان العلماء لم یورثوا دیناراً ولا درھماً انما ورثوا العلم فمن اخذہ اخذ بحظ وافر"

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ سے روایت ہے ... کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا کہ جو شخص کسی راستہ پر علم کو حاصل کرنے کے لئے چلا، تو اللہ تعالیٰ اسکے لئے جنت کے راستہ کو آسان کر دیتا ہے اور فرشتے طالب علم کی رضا مندی کے لئے اپنے بازوؤں کو پھیلا دیتے ہیں اور جو کچھ زمین و آسمان میں ہے یہاں تک کہ دریا کی مچھلیاں عالم (دین) کے لئے دعائے مغفرت کرتی ہیں اور عالم کو عابد پر ایسی فضیلت حاصل ہے جیسا کہ چودھویں رات کے چاند کو تمام ستاروں پر فضیلت ہے۔ اور علماء انبیاء کے وارث ہیں اور انبیاء نے درہم و دینار ورثہ میں نہیں چھوڑا لیکن انہوں نے علم کو ورثہ میں چھوڑا ہے۔ پس جس شخص نے علم حاصل کر لیا ہے۔ اس نے اپنے پورے حصہ کو لے لیا ہے۔

اس حدیث کو امام داؤد اور امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔)

علم اور فرشتے

تخلیقِ آدم کے وقت جب فرشتوں نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا اور اس کی تخلیق پر تعجب کا اظہار کیا تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اُس نے آدم کو کچھ نام سکھائے اور ان کو جن کے وہ نام تھے فرشتوں کے آگے پیش کیا تو فرشتے لاعلمی کا اظہار کرنے لگے لا علم لنا الا ما علمتنا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اچھا اگر یہ بات ہے اور تم آدم کی علمی برتری کے قائل ہو تو اس کی فرمانبرداری میں لگ جاؤ۔ فرماتا ہے۔

واذ قلنا للملٰئکۃ اسجدوا لاٰدم فسجدوا الا ابلیس

(اور اس وقت کو بھی یاد کرو) جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم کی فرمانبرداری کرو اس پر انہوں نے تو فرمانبرداری کی مگر ابلیس (نے نہ کی)

گویا اس واقعہ میں اللہ تعالیٰ نے یہ بتایا ہے کہ آدم کی فرشتوں پر فضیلت کی دلیل اس کی علمی برتری ہے۔

بزرگی کا حقیقی سرچشمہ

حضرت علیؓ علم کو بزرگی کا حقیقی سرچشمہ قرار دیتے ہیں۔ مندرجہ ذیل اشعار ان کی طرف منسوب کئے جاتے ہیں

الناس من جھۃ التمثیل اکفاء
ابوھم اٰدم والام حواء
نفس کنفس وارواح مشاکلۃ
واعظم خلقت فیھم واعضاء
فان یکن لھم من اصلھم حسب
یفاخرون بہ فالطین والماء
ما الفضل الا لاھل العلم انھم
علی الھدیٰ لمن استھدیٰ ادلاء
وضد کل امرء ما کان یجھلہ
والجاھلون لاھل العلم اعداء

یعنی صورت کے لحاظ سے تمام آدمی یکساں ہیں
انکا باپ آدم اور ماں حوا ہے
سب ایک ہی قسم کی جان ہے
روحیں بھی مشابہ ہیں۔ سب میں ہڈیاں ہیں
اور اعضاء ہیں۔
آدمی اگر اپنی اصلیت پر فخر کریں،
تو اصلیت مٹی اور پانی ہے۔
ال فضیلت ہے تو صرف اہل علم کو ہے
وہی طالبانِ ہدایت کے راہنما ہیں
آدمی جس بات سے جاہل ہے وہ اس
کا مخالف ہوتا ہے۔
اس لئے جہلاء علماء کے دشمن
ہوتے ہیں۔

اتنی عظمت کس لئے

خدا کے علاوہ تو ہر چیز ھالکۃ الذات اور باطلۃ الحقیقت ہے اور علماء اس اصول سے باہر نہیں ہیں۔ پھر علم دین کے حامل افراد کی اس قدر تعریف اسلام نے کیوں کی ہے۔ اس لئے نہیں کہ ان میں کوئی نہ کوئی ذاتی خوبی ہے بلکہ اسلئے کہ ان کا کام مقدس ہے خدا اور رسولؐ کی تعلیم حاصل کرنا اور پھر اس نور کو دوسروں تک پہنچا کر اللہ تعالیٰ تک پہنچنے والے راستوں کو منور کرنا ہے۔ پس ان کی اس قدر تعریف اسلام اسلئے کرتا ہے کہ لوگوں کے بغیر ان کی عزت کا احساس نہ ہوتا اور اگر دلوں میں ان کی عزت و عظمت نہ ہوتی تو علم کا سیکھنا اور سکھانا مشکل ہو جاتا آسان سی بات ہے کہ اگر ہم اپنے علماء کو حقیر سمجھنے لگ جائیں تو کون ہوگا جو دین کا علم سیکھنے کے لئے تیار ہوگا اور جب دین کا علم کوئی نہیں سیکھے گا تو علماء کا کال پڑ جائے گا اور علماء کے کال کا مطلب علم و دانش کی قلت اور جہالت و حماقت اور فتنہ فساد کی کثرت ہے۔

علماء کی بے قدری کا دوسرا نقصان خود اس شخص کو ہوتا ہے جو ایسا کرتا ہے کیونکہ علماء روشنی کے مینار ہوتے ہیں۔ ان سے بھاگنے کا مطلب روشنی سے بھاگنا اور تاریکی سے محبت کرنا ہے کیا یہ ممکن ہے کہ ایک شخص روشنی سے نفرت کرے پھر صحیح و سلامت منزلِ مقصود تک بھی پہنچ جائے۔ علم و حکمت کے سوتوں سے دور بھاگے اور پھر پیاسا رہنے سے بھی بچ جائے۔ ھرگز نہیں

دراصل علماء کی عزت دین ہی کی عزت ہے۔ اسلئے اسلام نے ان کا اتنا ارفع مقام بیان کیا ہے۔ کیونکہ عالم کا کام دین کی عظمت قائم کرنا ہے لیکن اگر وہ خود تحقیر کی نظر سے دیکھا جائے گا تو اس دین کی کون عزت کرے گا جسے وہ ہمارے سامنے پیش کرتا ہے۔

درخواست ھائے دعا

۱۔ عرصہ سے ذہنی پریشانی میں مبتلا ہوں احباب سے دعا کی درخواست ہے

(محمود احمد قیصر کراچی)

۲۔ میری چھوٹی بہن جس کی عمر سوا ماہ ہے کچھ دنوں سے بیمار ہے۔ جملہ احباب کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

وحیدہ ربوہ

بھائیو اپنے مستقبل پر نظر رکھو

اور

اپنی اولاد کی فکر کرو

فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ

دوستو اور عزیزو! خدا کے لئے اس طرف توجہ دو اور اپنی اولادوں کے مستقبل کی فکر کرو اور جماعت کے قدم کو نیچے کی طرف جانے سے بچاؤ۔ اور ان کے اندر اسلام اور احمدیت کی ایسی شمع روشن کردو جس سے ہر اگلی نسل کی شمع خود بخود روشن ہوتی چلی جائے اور قرآن کے اس زبردست انذار کو ہمیشہ یاد رکھو کہ قوا انفسکم واھلیکم نارا اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ کے اس ڈرا دینے والے شعر کو بھی کبھی نہ بھولو۔

ہم تو جس طرح بنے کام کئے جاتے ہیں
آپ کے وقت میں یہ سلسلہ بدنام نہ ہو

(شعبہ تربیت خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

دعائیہ فہرست ۲۹ رمضان المبارک

جماعت احمدیہ بالاکوٹ

(مرسلہ مکرم محمد زمان خان صاحب سیکرٹری تحریک جدید)

۱۔ غلام سرور صاحب صدر جماعت احمدیہ ۲۱/-
۲۔ " از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضؓ ۵/-
۳۔ محمد زمان خان صاحب دھوڈیال ۱۰/-
۴۔ سعید احمد خان صاحب ۱۰/۵۰
۵۔ ایم حفیظ اللہ صاحب جنرل مرچنٹ ۱۰/-
۶۔ عمر فاروق صاحب کمپونڈر ۱۰/-

بقیہ فہرست جماعت احمدیہ پشاور

(مرسلہ مکرم چوہدری رکن الدین صاحب سیکرٹری تحریک جدید)

۱۔ حبیب الرحمٰن صاحب ۱۸۱/-
۲۔ رستم خان صاحب مرحوم ۱۰۰/-
۳۔ مفتی حامد عین صاحب ۱۰/۵۰
۴۔ سید محمد نور صاحب ۸۰/-
۵۔ والدہ صاحبہ خلیل احمد صاحب ۱۰/-
۶۔ ریاض احمد صاحب گگھن ۸۰/-
۷۔ میجر عبد السمیع صاحب ۴۲/-

جماعت احمدیہ کوٹ پارا

مشرقی پاکستان

مرسلہ مکرم مخلص الرحمان صاحب
— سیکرٹری تحریک جدید —

۱۔ مولوی محمد یعقوب صاحب
معہ اہلیہ صاحبہ ۲۳/۵۰
۲۔ مولوی اجل حق صاحب
معہ اہلیہ صاحبہ ۲۳/۵۰
۳۔ ابو یوسف صاحب ۱۲/-
۴۔ غلام محی الدین صاحب ۱۰/-
۵۔ مخلص الرحمان صاحب ۱۲/-
۶۔ محمد ناظم الاسلام صاحب ۱۵/-

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ

کے زیر اہتمام

بزم انگریزی کا پہلا اجلاس

نظامت تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے ماتحت بزم انگریزی کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔ اس بزم کا پہلا اجلاس ۲۸ر فروری کو نماز مغرب کے بعد "مسجد نور" میں منعقد ہوا جس کی پوری کارروائی انگریزی ہی میں ہوئی۔ صدارت کے فرائض مکرم عطاء المجیب صاحب راشد (ایم۔اے) مہتمم مقامی نے سر انجام دئے۔ اجلاس کی کارروائی تلاوت قرآن پاک سے ہوئی جو مکرم محمد سرفراز صاحب نے کی۔ اسکے بعد مکرم حیدر علی صاحب ظفر ناظم تعلیم نے بزم انگریزی کے قیام کی غرض وغایت اور اس کا لائحہ عمل پیش کیا۔ بعد ازاں مکرم حبیب اللہ صاحب نے "احمدیت مشرقی افریقہ میں" کے موضوع پر تقریر کی۔ اسکے بعد مکرم قریشی فیروز محی الدین صاحب ایم۔اے نے حاضرین سے خطاب فرمایا۔ آپ نے اپنی تقریر میں انگریزی زبان کی اہمیت کے علاوہ اسکے سیکھنے کے طریق بھی بتائے۔

بعد ازاں مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب نے مشرقی افریقہ میں اپنے قیام کے دوران خدا تعالیٰ کے فضل اور اسکی نصرت کے چند واقعات سنائے۔

اس کے بعد جناب صدر مجلس نے خدام سے خطاب فرمایا اور انہیں انگریزی زبان پر عبور حاصل کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ آخر میں آپ نے دعا کروائی اور یہ اجلاس برخاست ہوا۔

(نائب ناظم تعلیم)

قرارداد تعزیت

ہم بورڈ آف احمدیہ ہوسٹل لاہور کا یہ ہنگامی اجلاس اپنے واجب الاحترام بزرگ محترم چوہدری رحمت خان صاحب سپرنٹنڈنٹ احمدیہ ہوسٹل سے ان کے فرزند مکرم مسعود احمد صاحب ایم۔ایس سی کی عین عالم شباب میں ناگہانی وفات پر دلی غم و اندوہ کا اظہار کرتا ہے۔ ہمارے مرحوم بھائی جو کہ اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لئے قریباً چھ سال سے لندن میں مقیم تھے عین اس وقت اپنے والدین اور اعزہ و اقارب کو داغ مفارقت دے گئے جبکہ پی۔ایچ ڈی کی تکمیل کے بعد وہ مستقبل قریب میں واپس آنے والے تھے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

ہم بورڈ اس اندوہناک صدمہ میں مکرم چوہدری صاحب مرحوم کی والدہ محترمہ اور دیگر اعزہ و اقارب کے ہم وغم میں شریک ہیں اور دلی ہمدردی اور جذبات تعزیت کا اظہار کرتے ہیں۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے مرحوم بھائی کو اپنے فضل اور رحم کے ساتھ مغفرت فرما کر انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اور ان کے سوگوار والدین اور دیگر لواحقین کو اس صدمہ عظیمہ کو صبر سے برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(ممبران بورڈ احمدیہ ہوسٹل لاہور)

ایک تربیتی سرکلر

نظارت اصلاح وارشاد نے جماعتہائے کراچی۔ لاہور۔ راولپنڈی۔ پشاور۔ سیالکوٹ لائلپور۔ حیدرآباد۔ ڈھاکہ۔ چٹاگانگ کو ایک تربیتی سرکلر بھجوایا ہے۔ امراء اور صدر صاحبان جماعتہائے سے درخواست ہے۔ کہ وہ اس سرکلر کی کاپیوں کو متعلقہ احباب تک پہنچا ئیں۔ اور احباب کو تلقین کریں کہ بچپن سے ہی اولاد کی تربیت ایسے رنگ میں ہو۔ کہ جس سے بے پردگی کی خرابی پیدا نہ ہو اور نہ اسکے بد نتائج پیدا ہوں۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

چندہ وقفِ جدید

جلسہ سالانہ کے موقع پر مولانا عبد المالک خان صاحب مربی سلسلہ احمدیہ کراچی کو دو دوستوں نے چندہ وقف جدید مبلغ ۳۰/- و ۶/- روپے علی الترتیب دیا تھا۔ وہ دوست اعلان ہذا پڑھکر ناظم مال وقف جدید ربوہ کو اپنے نام اور جماعت سے مطلع فرمائیں۔ تاکہ رقم کا اندراج اُن کے حساب میں کیا جاسکے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

ناظم مال وقف جدید

عیدالاضحیٰ پر قربانی کرنیوالے اصحاب توجہ فرمائیں

عیدالاضحیٰ قریب آرہی ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ ۲۲ر مارچ ۱۹۶۷ء کو عید ہوگی۔ اس تقریب سعید پر جو اصحاب نظارت خدمت درویشاں کے انتظام کے تحت قربانی کرواکر ثواب دارین حاصل کرنا چاہیں۔ ان کی خدمت میں اس اعلان کے ذریعہ گزارش کی جاتی ہے کہ وہ براہ کرم کم از کم پچاس روپے فی جانور (بکرا) کے حساب سے رقم جلد بھجوادیں تاکہ ان کی طرف سے قربانی کے جانوروں کا اہتمام کردیا جاسکے۔ چونکہ عام طور پر عیدالاضحیٰ کے قریب جانوروں کی قیمتوں میں خصوصیت سے بہت اضافہ ہوجایا کرتا ہے اور بعض اوقات مناسب اور عمدہ جانور بھی دستیاب نہیں ہوتے۔ لہٰذا رقم بھجوانے میں توقف نہ فرمایا جائے۔ یہ رقوم ناظر خدمت درویشاں کے نام پر بھجوائی جائیں۔

(ناظر خدمت درویشاں)

درخواستہائے دعا

۱۔ خاکسار گذشتہ دو اڑھائی ہفتوں سے بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا کریں (نذیر احمد خادم بی ٹی سٹوڈنٹ گکھڑ ضلع گوجرانوالہ)

۲۔ میرے ایک بھائی جن کا نام ظہیر الدین احمد ہے واہ میں آجکل سخت بیمار ہوکر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ اسکی اہلیہ بھی بیمار ہے اسلئے جملہ بزرگان سلسلہ سے ان کی صحتیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (حکیم سید عبد الہادی ربوہ)

۳۔ میرے خسر چوہدری کرامت اللہ صاحب عرصہ سے بیمار ہیں۔ آجکل طبیعت زیادہ خراب ہے بزرگان سلسلہ ان کے لئے دعا کریں کہ خدا تعالیٰ ان کو کامل صحت عطا فرمائے (رضیہ بیگم چوہدری مسعود کرامت کراچی نمبر ۸)

۴۔ میرا چھوٹا بھائی فضل احمد افضل ایم۔ایس سی سائنٹیفک آفیسر پاکستان اٹامک انرجی منسٹر لاہور اعلیٰ تعلیم کے لئے ۱۵ر کو آسٹریلیا روانہ ہوگیا ہے۔ احباب سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس کا سفر و حضر میں حافظ و ناصر ہو۔ اور نمایاں کامیابی کے بعد بخیریت واپس لائے۔ آمین (غلام احمد سٹینوگرافر محکمہ انہار مغربی سرکل لائلپور)

تقریب شادی

ربوہ — مورخہ ۲۶ فروری ۱۹۶۷ء بعد نماز عصر نزاکت صاحبہ بنت مکرم میر افضل صاحب مرحوم آسنہ دانہ کی تقریب رخصتانہ ان کے پھوپھا محترم مولوی عبداللطیف صاحب بہادل لعبدی (جو ان کے سرپرست ہیں) کے مکان دانعہ دارالرحمت غربی ربوہ پر عمل میں آئی۔

ان کا نکاح جلسہ سالانہ ۱۹۶۵ء کے موقع پر حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے سعادت احمد صاحب ابن مکرم میاں خوشی محمد صاحب خادم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ پڑھا تھا۔

تقریب رخصتانہ میں تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد محترم چوہدری علی محمد صاحب بی اے بی ٹی نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کرائی۔

مورخہ ۲۷ فروری کو بعد نماز ظہر مکرم میاں خوشی محمد صاحب نے اپنے مکان پر دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا جس میں بہت سے احباب شریک ہوئے۔ دعوت طعام کے اختتام پر مکرم مولوی محمد دین صاحب ایم اے ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام کالج نے دعا کرائی۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔

اعلان نکاح

میرے لڑکے عزیز محمد معین اختر کا نکاح محترم چوہدری محمد الدین خان صاحب چک ۶۹ آر بی گھسیٹ پورہ ضلع لائل پور کی صاحبزادی عزیزہ صفیہ بیگم صاحبہ سے چار ہزار روپیہ حق مہر پر مورخہ ۲۸ جنوری ۱۹۶۷ء کو مسجد مبارک میں محترم قاضی محمد نذیر صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے پڑھا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر دو خاندانوں کے لئے مبارک کرے اور اسے اپنے فضل سے مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔

(خاکسار فضل حق چک ۲۰۲ - آر - بی گٹی ضلع لائل پور)

مقامی اطباء کے لئے ضروری اعلان

ربوہ کے اطباء کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ انٹرویو بورڈ نے ہماری درخواست منظور فرماتے ہوئے ہمارا انٹرویو چنیوٹ میں منظور کر لیا ہے اب تمام وہ اطباء جن کو جھنگ انٹرویو کے لئے طلب کیا گیا تھا وہ مورخہ ۱۰ مارچ ۶۷ء کو چنیوٹ میں انٹرویو دیں گے۔ لہٰذا ۱۰ مارچ ۶۷ء کو صبح ۷ بجے خورشید یونانی دواخانہ پر تمام اطباء جمع ہو جائیں تاکہ سب اکٹھے چنیوٹ پہنچ سکیں۔

محمد اسلم فاروقی

(جنرل سیکرٹری آل پاکستان احمدیہ طبی ایسوسی ایشن ربوہ)

بعدالت جناب سول جج صاحب عمرکوٹ

کیس نمبر ۱۳ سال ۱۹۶۶ء

مسماۃ صدیقہ بیگم زوجہ داؤد احمد قوم شیخ بالغ ساکن محمود آباد اسٹیٹ تعلقہ عمرکوٹ۔

مدعی

بنام:- داؤد احمد ولد بشیر احمد قوم مسلم راجپوت عمر ۳۰ سال ٹیلر ماسٹر محلہ دارالیمن نزد تین منارہ والی مسجد گاؤں ربوہ۔ تحصیل چنیوٹ۔ ضلع جھنگ۔ مدعا علیہ

دعویٰ تنسیخ نکاح کے لئے

مدعی مسماۃ صدیقہ بیگم نے تمہارے خلاف تنسیخ نکاح کے لئے بتاریخ ۱۵ اگست ۶۶ء کو اس کورٹ میں دعویٰ داخل کیا ہے۔ جس کے تم پر کورٹ کی جانب سے کئی مرتبہ حاضر ہونے کے لئے نوٹس نکالے۔ مگر وہ عام طور پر تعمیل نہ ہو سکے اس لئے تم کو اس اخبار کے ذریعہ نوٹس دیا جاتا ہے اور حکم کیا جاتا ہے کہ تم خود یا اپنے وکیل معرفت تاریخ ۷ مارچ ۱۹۶۷ء کو صبح ۹ بجے سے شام کے ۴ بجے تک حاضر ہو کر جواب دعویٰ اور کوئی اعتراض ہو تو پیش کرو۔ اگر تم اس تاریخ میں غیر حاضر رہے تو مقدمہ کا یکطرفہ فیصلہ کر دیا جائے گا۔

(دستخط حاکم) (مہر عدالت)

صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ

کے متعلق

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد

سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نصرہ العزیز صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ کے قیام کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"اس وقت چونکہ سلسلہ کو بہت سی مالی ضرورتیں پیش آ گئی ہیں جو عام آمد سے پوری نہیں ہو سکتیں۔ اس لئے میں نے تجویز کیا ہے کہ اس سے فوری ضرورت کو پورا کرنے کا ایک ذریعہ تو یہ ہے کہ جماعت کے افراد میں سے جس کسی نے اپنا روپیہ کسی دوسری جگہ بطور امانت رکھا ہوا ہے وہ فوری طور پر اپنا روپیہ جماعت کے خزانہ میں بطور امانت (صدر انجمن احمدیہ) داخل کر دے تاکہ فوری ضرورت کے وقت ہم اس سے کام چلا سکیں۔ اس میں تاجروں کا وہ روپیہ شامل نہیں جو تجارت کے لئے رکھتے ہیں۔ اسی طرح اگر کسی زمیندار نے کوئی جائیداد بیچی ہو اور آئندہ وہ کوئی اور جائیداد خریدنا چاہتا ہو تو ایسے احباب صرف اتنا روپیہ اپنے پاس رکھ سکتے ہیں جو فوری طور پر جائیداد خریدنے کے لئے ضروری ہو۔ اس کے سوا تمام روپیہ جو بنکوں میں دوستوں کا جمع ہے سلسلہ کے خزانہ میں جمع ہونا چاہیئے۔"

امید ہے کہ احباب کرام حضور کے اس ارشاد کی تعمیل میں اپنی رقوم جلد از جلد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بھجوائیں گے۔

(افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ)

جمعرات کو

خاکسار کیمبرج ٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ نمبرہ ۳ کمرشل بلڈنگ، مال روڈ لاہور میں پریکٹس کرتا ہے اور ہفتہ کے باقی ایام ڈاکٹر رحیم ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ میں۔ بعض احباب اور مریضوں کو اس پروگرام کا علم نہ ہونے کی وجہ سے تکلیف ہوتی ہے اس لئے یہ اطلاع شائع کی جاتی ہے۔

خاکسار ہومیوپیتھک ڈاکٹر

راجہ نذیر احمد ظفر ربوہ

ضروری اعلان

فروری ۱۹۶۷ء کے بل ایجنٹ صاحبان کی خدمت میں بھجوا دیئے گئے ہیں۔ براہ مہربانی جملہ ایجنٹ صاحبان اپنے بلوں کی رقم ۱۰ مارچ تک ضرور بھجوا دیں۔ ورنہ دفتر مجبوراً بنڈلوں کی ترسیل روک دے گا۔

(مینیجر)

نور کاجل کے سٹاکسٹ

لاہور۔ شفا میڈیکل ہال لاہور

کراچی۔ سٹور لجنہ احمدیہ ہال

پشاور۔ ملک سعادت احمد ارباب روڈ

راولپنڈی۔ احمد کمرشل کالج کشمیری بازار

نور کاجل

خریدتے وقت ملتے جلتے ناموں میں فرق کر لیا کریں

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق

روزنامہ الفضل ربوہ

نمبر ۱

سے

خط و کتابت کیا کریں

الفضل

میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔ (مینیجر)

اسلام کی اشاعت کے لئے سب سے کارگر حربہ!

تم اللہ تعالیٰ کے حضور جھک کر اس سے نصرت طلب کرتے رہو

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ المومنون کی آیات وَمَنْ يَدْعُ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهُ بِهِ فَإِنَّمَا حِسَابُهُ عِندَ رَبِّهِ ۚ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الْكَافِرُونَ ۝ وَقُل رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَأَنتَ خَيْرُ الرَّاحِمِينَ ۝ (آیات ۱۱۸، ۱۱۹) کی تفسیر میں دعاؤں کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے نصرت طلب کرنے کی اہمیت واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"فرماتا ہے جو شخص اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کو اپنا معبود بنا کر اپنی مدد کے لئے پکارتا ہے جس کی اس کے پاس کوئی دلیل نہیں تو اس کو اپنے رب کے سامنے حساب دینا پڑے گا۔ اور ایسے کافر لوگ کبھی اپنی مراد نہیں پائیں گے یعنی وہ کبھی بھی مسلمانوں پر غالب نہیں آئیں گے۔ بلکہ مسلمان ہی ان پر غالب رہیں گے۔ مگر اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے تو اپنے رب سے بخشش اور رحم مانگتا رہا کر اور یہ کہتا رہا کر کہ الٰہی تو ہی سب سے اچھا رحم کرنے والا ہے۔ یعنی اسلام کی اشاعت کے لئے سب سے کارگر حربہ یہی ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کے حضور جھک کر اس سے دعائیں کرتے رہو۔ کہ وہ تمہاری کمزوریوں کو دور فرمائے۔ تمہیں اپنے رحم اور کرم سے حصہ دے اور تمہیں ایسا روحانی غلبہ عطا کرے کہ تم لوگوں کے خیالات اور ان کے افکار اور ان کے رجحانات میں ایک نیک تغیر پیدا کر سکو اور انہیں توحید کی طرف کھینچ کر ایک نئے تمدن کی بنیاد رکھ سکو۔ تاکہ اللہ تعالیٰ کے جلال اور اس کے جمال کا اظہار ہو۔ اور خدا تعالیٰ کی بادشاہت جس طرح آسمان پر ہے زمین پر بھی قائم ہو۔

یہ وہ حربہ ہے جسے ہر شخص استعمال کر سکتا ہے۔ یہاں تک کہ چارپائیوں پر پڑے ہوئے کمزور اور بیمار جن میں چلنے کی تاب نہیں۔ وہ بھی اپنے رب کا دروازہ کھٹکھٹا کر اس کی نصرت کو کھینچ سکتے ہیں۔ قید و بند میں مبتلا انسان جو زندان کی چار دیواریوں میں مقید ہیں وہ بھی اس حربہ کو استعمال کر کے خدمت دین کا ثواب لے سکتے ہیں۔ اور نادار اور غریب انسان جن کے دل اس حسرت سے بیتاب رہتے ہیں کہ کاش ان کے پاس بھی روپیہ ہوتا اور وہ بھی دین کی اشاعت میں مدد دے سکتے۔ وہ بھی اس ذریعہ سے اسلام کی کامیابی کو قریب تر لا کر ثواب میں دوسروں کے شریک ہو سکتے ہیں ضرورت صرف اس بات کی ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جھکے اور اس سے نہایت عجز و انکسار سے یہ دعا کرتا رہے کہ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَأَنتَ خَيْرُ الرَّاحِمِينَ۔

(تفسیر کبیر)

مکرم مولوی نور الحق صاحب بخیریت فجی پہنچ گئے

فجی سے بذریعہ تار اطلاع ملی ہے کہ مکرم مولوی نور الحق صاحب انور تبلیغ اسلام کی غرض سے مورخہ ۲ مارچ ۱۹۶۷ء کو بخیر و عافیت فجی پہنچ گئے ہیں۔ آپ ۲۶ فروری کو ربوہ سے عازم فجی ہوئے تھے۔

مکرم مرزا لطف الرحمٰن صاحب کا گھانا میں ورود

اسی طرح اطلاع موصول ہوئی ہے کہ مکرم مرزا لطف الرحمٰن صاحب ۲ مارچ کو بخیریت گھانا پہنچ گئے ہیں آپ ۱۱ فروری کو ربوہ سے روانہ ہوئے تھے راستہ میں آپ نے کچھ دن عراق میں بھی قیام فرمایا۔

شیطاں کی حکومت مٹ جائے اس جہاں سے
حاکم تمام دنیا پہ میرا مصطفےٰ ہو۔
(کلام محمود)

شوریٰ میں تجاویز بھیجنے کے متعلق مجلس مشاورت کا فیصلہ

شوریٰ میں تجاویز بھیجنے کے متعلق مجلس مشاورت کا فیصلہ احباب کی اطلاع کے لئے شائع کیا جاتا ہے۔ مہربانی فرما کر احباب اس کو ملحوظ رکھ کر تجاویز بھجوائیں۔

"مقامی انجمنوں کا ہر ممبر جو مجلس مشاورت میں کوئی تجویز پیش کرنا چاہتا ہو وہ سب سے پہلے اپنی تجویز اپنی مقامی انجمن میں پیش کرے وہاں اگر کثرت رائے ہوئی ہو تو وہ مقامی انجمن مرکز کے صیغہ متعلقہ سے خط و کتابت کرے خطوط کے آنے جانے کا عرصہ نکال کر پندرہ دن کے اندر جواب نہ جائے تو مقامی انجمن اس تجویز کو خلیفۃ المسیح کی خدمت میں ارسال کر سکے گی اگر صیغہ کا جواب پندرہ دن کے اندر چلا جائے تو صیغہ کا یہ جواب مقامی انجمن کے سامنے پیش ہوگا پھر اگر مقامی انجمن اس تجویز کو مجلس مشاورت میں پیش کرنا چاہے تو وہ تجویز خلیفۃ المسیح کی خدمت میں ارسال کر دے۔ آپ کی منظوری حاصل ہونے کے بعد وہ تجویز صیغہ متعلقہ کی رائے کے ساتھ مجلس مشاورت میں پیش ہو۔"

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

تیرھویں آل پاکستان انٹر کالجیئٹ سالانہ مباحثات

تعلیم الاسلام کالج سٹوڈنٹس یونین کے زیر اہتمام تیرھویں آل پاکستان انٹر کالجیئٹ انگریزی اور اردو سالانہ مباحثات مورخہ ۸ اور ۹ مارچ کو ۲½ بجے بعد دوپہر کالج ہال میں منعقد ہوں گے۔ داخلہ بذریعہ ٹکٹ ہوگا۔ جو سیکرٹری کالج یونین سے ۷ مارچ کو مل سکیں گے۔

(محمد نواز چوہدری سیکرٹری تعلیم الاسلام کالج سٹوڈنٹس یونین)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۲۵ فروری ۱۹۶۷ء کو میرے بیٹے عزیزم خواجہ صفی الدین قمر انسپکٹر بیت المال کو بچی عطا کی ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امۃ الباسط نام تجویز فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم خواجہ محمد شریف صاحب آف قادیان کی نواسی ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو نیک اور صالحہ اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین۔

(قمر الدین۔ مولوی فاضل)

درخواستِ دعا

مکرم بشیر احمد صاحب آزاد نے مربیہ [illegible] سے بذریعہ تار اطلاع دی ہے کہ ان کی اہلیہ مبارکہ بیگم صاحبہ شدید طور پر بیمار ہیں احباب جماعت صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا فرما دیں۔

مبلغ اسلام مکرم جناب عبد الحمید صاحب کی امریکہ سے کامیاب مراجعت

ربوہ ۶ مارچ۔ مکرم جناب عبد الحمید صاحب ایک سال انگلستان میں اور اس کے بعد ۲ سال تک ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں تبلیغ اسلام کا فریضہ کامیابی کے ساتھ ادا کرنے کے بعد مورخہ ۴ مارچ صبح دس بجے بذریعہ کار لائل پور سے ربوہ تشریف لے آئے دفاتر تحریک جدید کے بیرونی گیٹ پر احباب جماعت نے آپ کو پھولوں کے ہار پہنا کر پاکستان استقبال کیا۔ استقبال کرنے والوں میں محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ و وکیل التبشیر کے علاوہ دیگر وکلاء اور صدر انجمن احمدیہ کے ناظر صاحبان بھی شامل تھے۔

(وکالت تبشیر ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴